14دسمبر،2011

پائیدار اقتصادی ترقی کے لئے کوئی شارٹ کٹ نہیں ، یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ پائیدار اقتصادی ترقی کے لئے کوئی شارٹ کٹ (shortcut) نہیں ہے ۔ہمیں درست حکمت عملیاں وضع کرنے اور پھران حکمت عملیوں پر عملدرآمد کی ضرورت ہے ۔

آج صبح کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں کاروباری کامیابی کے لئے لیڈر شپ چیلنجز کے موضوع پر 12 ویں مینجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان کنونشن میں اپنے کلیدی خطاب میں انہوں نے کہا کہ ہماری اقتصادی اور سیاسی دونوں لیڈر شپ کو تجارتی عدم توازن، گرانی ، بے روزگاری، بجلی کے بحران اور امن وامان کی صورتحال سے متعلق کثیر چیلنجز کا سامنا ہے اوران شعبوں میں بہتر فیصلے کرنے کے لئے سیاسی عزم اور ایک واضح طویل مدتی وژن کی ضرورت ہے ۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسی طرح بزنس لیڈرشپ کو درپیش چیلنجز بھی جو کہ جزوی سطح پر ہیں، اہمیت کے حامل ہیں ۔یہ چیلنجز سست کاروباری ماحول میں کاروبار کو بحال رکھنے سے لیکر نئے کاروباری ماڈلز و نئی پروڈکٹس کی تیاری یا تنظیم نو اور ری انجینئرنگ کے ذریعے حکمت عملیاں وضع کرنے تک محیط ہیں ۔انہوں نے کہا کہ ایک موثر لیڈر شپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسے افراد اور ٹیمز کی رہنمائی کی پوری مہارت حاصل ہو ۔ انہوں نے کہا کہ انسانی وسائل کی مینجمنٹ پوری دنیا میں کسی بھی کاروبار کی کامیابی کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے ۔

انہوں نے افرادی قوت میں خواتین کی نمائندگی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ خواتین پاکستان کی نصف آبادی کی نمائندگی کرتی ہیں اور ایک اہم ٹیلنٹ پول ہیں جنھیں نظر انداز کیا جاتا ہے ۔انہوں نے کہا کہ بحیثیت قوم ہم کس طرح ترقی کرسکتے ہیں جب ہماری افرادی قوت کا 50 فیصد غیر فعال (non-productive) ہو ۔انہوں نے کارپوریٹ لیڈرز پر بھی زور دیا کہ وہ اپنی سماجی ذمہ داری پر توجہ مرکوز کریں تا کہ منافع کے حصول کو سماجی خدمت اور معاشرے کی فلاح کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے ۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک چاہتا ہے کہ کسی بھی بینک کی مطلوبہ سمت کے تعین میں بورڈ آف ڈائریکٹرز مزید فعال کردار ادا کرے اور اسے مزید احتساب کے عمل میں لایا جائے ۔انہوں نے کہا کہ مزید بہتر نتائج کے لئے رسک مینجمنٹ سے متعلق فکر اور احساس کا آغاز سب سے بلند سطح سے ہونا چاہئے ۔انہوں نے کہا کہ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ مینجمنٹ کاروباری اہداف اور قلیل مدتی منافع کے اثرات لے سکتی ہے، لیکن بورڈ جو مالکان کے نقطہ نظر کی نمائندگی کرتا ہے، ہمیشہ بینک کی طویل مدتی صلاحیت اور پائیدار نمو کو ہدف بناتا ہے ۔

انہوں نے کہا کہ مختلف نقطہ نظر اور اپنے قانونی اختیارات کی بدولت بورڈ ایک بینک کی رسک مینجمنٹ کے کردار کو وسیع کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوتا ہے ۔اسی وجہ سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ہمیشہ بورڈ کے فعال کردار پر زور دیا ہے اور اسے پورے ادارے پر محیط رسک مینجمنٹ فریم ورک وضع کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے ۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ صرف رسک مینجمنٹ سے متعلق پالیسیاں وضع کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ انہیں نچلی سطح تک واضح اور موثر انداز میں پہنچایا جائے ۔انہوں نے کہا کہ سی ای او کو ایک لیڈر کی حیثیت سے اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ یہ پالیسیاں ادارے

کے کلچر کا مربوط حصہ بن گئی ہیں ۔رسک مینجمنٹ کی اہمیت کے ادراک کے لئے اس کے مربوط ہونے (integration) کی بنیادی اہمیت ہے ۔ چنانچہ رسک مینجمنٹ کو ایک اضافی پیش قدمی کے طور پر کام کرنے کے بجائے اسے موجودہ مینجمنٹ اسٹرکچر اور طریقہ کار کا ایک مربوط حصہ بنانے پر توجہ مرکوز کی جانی چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں مستقبل میں کئی مشکلات کا سامنا ہوگا۔عالمی معیشت تنزلی کی طرف گامزن ہے اور مالیاتی مشکلات پوری دنیا کے عوام پر اثرات مرتب کررہی ہیں ۔اس کا آغاز 2007/2008 میں ہوا،امریکی ہاؤسنگ مارکیٹ سے متعلق پرائیوٹ سیکٹر ڈیٹ سب پرائم ُبحران نے تبدیل ہوکر ایک مکمل مالیاتی بحران کی شکل اختیار کرلی جو امریکا سے یورپی خطے تک پھیل گیا ۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ حال ہی میں یہ ایک 'ساورن ڈیٹ کرائسس' (sovereign debt crisis) بن کر ابھرا ہے ۔ یہ بحران جو اپنے پانچویں سال میں ہے،ایک سیاسی بحران کے نئے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے ۔انہوں نے کہا کہ یورپی خطے میں موجودہ مسائل کو حل کرنے کے لئے اہم اقدامات کئے گئے ہیں،تاہم تبدیلی سے گزرنے والی معیشتوں کے اندر اور مسائل کے حل کے لئے معاونت فراہم کرنے والی معیشتوں کے درمیان سیاسی اختلافات نے ایک پائیدار حل کے حصول میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں ۔انہوں نے کہا کہ جس کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے وہ عصری دور کے بدترین بحران کے نتیجے میں آنے والی ایک مکمل تبدیلی ہے ۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ چار شعبے ایسے ہیں جنہوں نے اس بحران میں کردار ادا کیا اور جو مالیاتی اور غیر مالیاتی دنوں طرح کی فرمز سے متعلق ہیں،ان میں کارپوریٹ گورننس کے انتظام میں کمزوری،قلیل مدتی فوائد کے لئے اضافی خطرات مول لینا،بعض شعبوں میں اکاؤنٹنگ کے ناکافی معیارات و ناکافی ریگولیٹری شرائط اور ادائیگی کے نظام (remuneration systems) اور کمپنی کی حکمت عملی وخطرہ مول لینے کی خواہش (risk appetite) کے درمیان فرق شامل ہیں ۔انہوں نے کہا کہ بیشتر کثیر الجہتی اداروں اور مالیاتی ریگولیٹری اداروں نے اب ایک مزید لچکدار مالیاتی فریم ورک بنانے پر اپنی توجہ میں اضافہ کردیا ہے جس میں مذکورہ بالا مشکلات سے نمٹنے کے لئے نئے معیارات کی تیاری شامل ہے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ کارپوریٹ گورننس میں بہتری صرف بینکوں تک محدود نہیں رہنی چاہئے بلکہ کمرشل اداروں کو بھی اس جانب توجہ دینی چاہئے ۔ہم سب اس بات سے واقف ہیں کہ گلوبلائزیشن کی رفتار میں تیزی آئی ہے جس کے نتیجے میں مقامی اور عالمی معیشت مربوط ہورہی ہیں ۔انہوں نے کہا کہ ہمارے کاروباری اور سیاسی لیڈرز ان تمام چیلنجز پر جن کا انہیں ابھی سامنا ہے اور جن کا انہیں پوری دنیا میں ہونے والی تبدیلیوں کی بدولت مستقبل میں سامنا ہوسکتا ہے، لازمی توجہ مرکوز کرنی چاہئے ۔

/☆☆☆